حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عیسٰی پرستی کے ستون کی شکست

اخبار "اہلحدیث" ۱۰ مئی نے لکھا ہے کہ "مرزا صاحب نے اپنے لئے معیار صدق وکذب یہ قرار دیا ہوا ہے۔ کہ میں عیسٰی پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں تو جھوٹا ٹھہروں گا" (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

اس کے بعد مسیحی مشنوں کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ جو کچھ عرصہ ہوا۔ الفضل میں درج ہوئی تھی۔ نقل کر کے لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ: "مرزا صاحب معہ اپنی جماعت کے شکست خوردہ ہیں"

اسی اعتراض کو اسی بنا پر یعنی عیسائی مشنریوں کی رپورٹوں کو پیش نظر رکھ کر ۲۴ مئی کے "اہلحدیث" میں پھر دوہرایا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ دعوٰی جو آپ نے عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑنے کے متعلق کیا۔ اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کے تختہ پر کوئی مسیحی باقی نہ رہے اور عیسائیوں کا اسم گرامی صفحہ دہر سے یکسر ناپید ہو جائیں۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ بات سنت اللہ کے سراسر خلاف ہے۔ دنیا میں جو بھی نبی آیا۔ اس کی بعثت کی غرض یہی بتائی گئی۔ کہ وہ دنیا میں ہدایت پھیلائے۔ اور گمراہی کو دور کرے۔ لیکن کیا کوئی ایک بھی ایسا نبی ہوا ہے۔ جس نے آکر اپنے دائرہ عمل سے ضلالت اور گمراہی کا وجود ہی مٹا دیا ہو۔ اور تو اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بھی ایسا نہ ہوا۔ جو سب انبیاء کے سردار ہیں۔

آپ کے وصال کے وقت دنیا میں عیسائی بھی موجود تھے یہودی بھی۔ ہندو اور بت پرست بھی۔ پھر اسلام کے عروج کے زمانہ میں بھی رہے۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ پھر معلوم نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفین یہ کس طرح امید رکھتے ہیں۔ کہ دنیا سے مسلمانوں کے سوا دوسرے تمام مذاہب کے لوگوں کا نام ونشان مٹ جائے۔ جبکہ قرآن کریم میں خدا تعالےٰ نے یہود اور عیسائیوں کے متعلق یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔ یعنی یہود اور نصاریٰ کے مابین قیامت تک عداوت اور بغض موجود رہے گا۔ اور بغض اسی طرح رہ سکتا ہے۔ کہ دونوں کا وجود بھی باقی رہے۔ اور جو قوم موجود رہے گی۔ وہ زیست کے لئے کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤں بھی مارتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں بھی یہی ہے۔ کہ "میں عیسٰی پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں تو جھوٹا ٹھہروں گا"۔ یہ نہیں۔ کہ عیسائیوں کا دنیا سے خاتمہ نہ کر دوں۔ تو جھوٹا سمجھا جاؤں۔ اور عیسٰی پرستی کا ستون ٹوٹ جانے کا لازمی نتیجہ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی عیسائی باقی نہ رہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب یہ نہیں مانتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہو کر عیسٰی پرستی کا ستون توڑ دیا تھا۔ اور ایسے دلائل بینہ پیش فرمائے تھے۔ کہ عیسٰی پرستوں کو ان کے مقابلہ میں دم مارنے کی ہمت نہ رہی۔ اگر یہ مانتے ہیں۔ تو کیا دکھا سکتے ہیں۔ کہ اس وقت کوئی عیسائی دنیا میں باقی نہ رہ گیا تھا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو اب اس قسم کا مطالبہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں کیوں پیش کرتے ہیں۔

دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل اور براہین کے مقابلہ میں عیسٰی پرستی کے ستون کی کیا حالت ہوئی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضور نے عیسٰی پرستی کے ستون کو ایسا واضح طور پر توڑ دیا ہے۔ کہ اسلام سے تعلق محبت رکھنے والا انسان اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ عیسٰی پرستی کے ستون کا سب سے بڑا اور مضبوط حصہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا زندہ آسمان پر موجود ہونا تھا۔ اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عمدگی کے ساتھ توڑا ہے۔ کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب بھی جو اس ستون کے بہت بڑے مددگاروں میں سے ہیں۔ آج اس کے صحیح وسالم ہونے کا ثبوت دینے کے لئے میدان میں آنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ پھر عیسٰی پرستی کے ستون کے باقی حصے عیسائیوں کے معتقدات تھے۔ ان کے متعلق ایک عالم معترف ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دلائل وبراہین سے ان کو پاش پاش کر دیا ہے۔ حتی کہ عیسائی پادری ان کے متعلق احمدیوں کے ساتھ بات چیت کرنے کا بھی حوصلہ نہیں رکھتے۔

اور ہمیشہ احمدی مناظر سے کنی کترانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خود اس رپورٹ میں جس کی بناء پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حسب معمول عیسائیوں کی حمایت کا فرض ادا کیا ہے۔ عیسائی مشنریوں کا یہ اعتراف موجود ہے۔ کہ "نیروبی میں فرقہ احمدیہ کی کوششیں تشویش پیدا کر رہی ہیں" اور کہ "کینیا کی طرح ٹانگانیکا میں بھی احمدیہ تحریک طاقتور ہے۔ اور بڑھ رہی ہے۔" ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں اس بات کا بین ثبوت ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا جو شن بیان فرمایا وہ پورا ہو رہا ہے اور سنت اللہ کے ماتحت بتدریج پورا ہو رہا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تکمیل کے متعلق جو میعاد مقرر کی ہے۔ وہ یہ ہے

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسے کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا ہوگا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

پس جس صورت میں کہ حضور نے معین طور پر اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لئے میعاد مقرر فرما دی ہے۔ اسے آج دیکھنے کا مطالبہ کرنا قطعاً حق بجانب نہیں ہو سکتا۔ اس وقت جو کچھ دیکھنا چاہیے وہ یہ ہے۔ کہ اس کے آثار شروع ہو چکے ہیں یا نہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کے وقوع پذیر ہونیکا خود عیسائی اصحاب کو اعتراف ہے۔ جیسا کہ اسی رپورٹ کے مندرجہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۰۷۲	غلام مصطفےٰ صاحب	گورداسپور	۱۰۸۶	مشتاق احمد صاحب	راولپنڈی
۱۰۷۳	فضل الٰہی صاحب	ملتان	۱۰۸۷	فضل احمد صاحب	″
۱۰۷۴	نور محمد صاحب	سیالکوٹ	۱۰۸۸	میاں عالم شاہ صاحب	گجرات
۱۰۷۵	ماسٹر خیر الدین صاحب	جالندھر	۱۰۸۹	مہدی حسن صاحب	دلموئی
۱۰۷۶	محمد شریف صاحب	گوجرانوالہ	۱۰۹۰	K. Rashid Sb Malabar.	
۱۰۷۷	عبد الغفار صاحب	کٹک اڑیسہ			
۱۰۷۸	خورشید بیگم صاحبہ	گوجرانوالہ	۱۰۹۱	S. Abdul Karim Sb S. India.	
۱۰۷۹	ولائت بیگم صاحبہ	″			
۱۰۸۰	بشیر احمد صاحب ہاشمی	ریاست بہاولپور	۱۰۹۲	محمد اقبال صاحب بی۔ اے	فیروزپور
۱۰۸۱	ضمیر احمد صاحب	مراد آباد	۱۰۹۳	میاں محمد حسین صاحب	گجرات
۱۰۸۲	زرعلی شاہ صاحب	درگائی خوست	۱۰۹۴	حمیدہ بیگم صاحبہ	″
۱۰۸۳	غلام محمد صاحب بزاز	گوجرانوالہ	۱۰۹۵	کرم بی بی صاحبہ	″
۱۰۸۴	مختار بیگم صاحبہ	راولپنڈی	۱۰۹۶	محمد شفیع صاحب	″
۱۰۸۵	امۃ الرشید بیگم صاحبہ	″	۱۰۹۷	زبیدہ بیگم صاحبہ عرف بی بی	″

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ہجرت ۱۳۱۹ھش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بھر سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز رہی۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج دن بھر طبیعت علیل رہی۔ اور صبح دس بجے کے قریب دورہ ہو گیا۔ اس وقت ۱۰۰.۸ بخار بھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کا کل سیکنڈ پروفیشنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا پریکٹیکل کا امتحان ہوگا کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بدستور علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) نذیر احمد ولد فضل الٰہی صاحب کھاریاں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۲) چودھری محمد شفیع صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بھیرہ عرصہ چار ماہ سے بیمار اور لاہور میں زیر علاج ہیں (۳) سید عباس صاحب بخاری پشاور امسال یونیورسٹی کے دو کورسز اور ایک فیکلٹی آف آرٹس کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں (۴) محمد طیب اللہ صاحب نصرت پور ضلع مرشد آباد اور ان کے بعض عزیز مشکلات میں مبتلا ہیں (۵) احمد حیات پسر محمد حیات صاحب پشاوری بیمار ہے سب کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت: ۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ھش مرزا اجمل بیگ صاحب ابن مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم کے نیز مولوی عبد الرحمٰن صاحب بشیر قادیان کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا بشریٰ نام رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

تحریک جدید سال ششم کا چندہ سو فی صدی پورا کرنے والوں کے نام ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء کے بعد دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے کیا آپ اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو فوری توجہ فرمائیں

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

انجمن ہائے صوبہ سندھ کے لئے اعلان

سندھ میں رشتوں اور ناطوں کی دقت کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ قابل شادی احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کا ریکارڈ پراونشل انجمن کے دفتر میں رکھا جائے۔ اس لئے پریذیڈنٹ صاحبان وسیکرٹریان اور عامہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ مقامی جماعتوں کے قابل شادی لڑکوں اور لڑکیوں کے نام بہ اندراج عمر۔ قومیت۔ تعلیم۔ حیثیت۔ وغیرہ ضروری کوائف بصورت فہرست مرتب کرکے جتنی جلدی ہو سکے میرے نام ارسال فرمائیں۔

خاکسار: محمد عبد اللہ خان امیر سندھ پراونشل انجمن احمدیہ نصرت آباد فضل بھڑ د۔ ضلع تھرپارکر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں زمین کا کشادہ ہونا

قرب قیامت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ کی علامات میں سے ایک علامت قرآن کریم میں اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ بیان کی گئی ہے۔ یعنی اس زمانہ میں زمین کشادہ کی جائے گی بظاہر زمین کی مجموعی حیثیت سے وسعت و کشادگی ناممکن نظر آتی ہے۔ کیونکہ زمین محدود ہے۔ اور مجموعی لحاظ سے اس میں کسی قسم کا اضافہ انسانی طاقت سے باہر ہے۔ لیکن خدائی پیشگوئی اس زمانہ میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ مختلف رنگوں میں پوری ہوئی۔ اور زمین کا کشادہ ہونا متعدد پہلوؤں سے ظہور میں آیا۔

اذا الارض مدت کا ایک اہم پہلو زمین کا زرعی لحاظ سے کشادہ ہونا ہے اور دو وجوہ سے پیشگوئی کا یہ پہلو سب سے زیادہ اہم اور قابل بیان ہے اول اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی بعثت کے زمانہ کی یہ علامت ہے۔ ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ جو ایک زرعی ملک ہے اور اس کی تقریباً ۹۰ فیصدی آبادی کا انحصار بالواسطہ۔ یا بلاواسطہ زراعت پر ہے۔

دوم اس لئے کہ ہر ملک کی اقتصادی تجارتی۔ اور مالی ترقی کا سرچشمہ زراعت ہے۔ اور ہر قسم کی صنعتیں خام اشیاء کی فراہمی سے ہی فروغ پاسکتی ہیں۔ پس زمین کی زرعی حالت ملک کی اقتصادی تجارتی۔ اور مالی حالت پر گہرا اثر ڈالنے کی وجہ سے اپنی اہمیت میں سب پر فائق ہے۔

موجودہ زمانہ میں زمین کی زرعی لحاظ سے کشادگی کے دو پہلو ہیں۔ (۱) خارجی۔ (۲) داخلی۔

گزشتہ زمانہ میں زراعت کی سہولتوں کے فقدان اور زمینداروں کی بے توجہی کی وجہ سے زمین کا ایک کثیر حصہ بنجر اور بغیر کاشت کے پڑا رہتا۔ لیکن اب آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ۔ ذرائع آمدورفت ونقل وحمل کی ترقی۔ سائنٹیفک ایجادات کی کثرت اور دوسری زرعی سہولتوں کی برکت سے زرعی زمین کا رقبہ اس سرعت سے بڑھ رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلے زمانوں میں نہیں مل سکتی۔ چنانچہ ہمارے صوبہ پنجاب میں ہی ایک قلیل عرصہ میں ستلج ویلی پراجیکٹ۔ سکھر بند اور دوسری سکیموں کے ماتحت اضلاع فیروزپور۔ منٹگمری۔ ملتان۔ اور لائل پور۔ اور بیکانیر اور بہاولپور کی ریاستوں میں لاکھوں ایکڑ زمین جو پہلے ناقابل کاشت اور بنجر تھی۔ آباد اور سرسبز و شاداب ہوگئی ہے۔ گویا پنجاب میں ہی زرعی لحاظ سے زمین کے کشادہ ہونے کا ثبوت بہم پہنچ گیا ہے۔ پھر اگر ہندوستان کو مجموعی لحاظ سے لیا جائے۔ تو اس میں بھی زمین کے رقبہ میں زرعی لحاظ سے ایک معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔ ذیل کے شمار و اعداد اس دلیل کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں:۔

۲۲-۱۹۲۱ء میں ہندوستان میں جس قدر زمین کاشت کی گئی۔ ۱۹۹،۱۷ ملین ایکڑ۔
(ایک ملین = ۱۰۔ لاکھ)
۳۲-۱۹۳۱ء میں " ۲۱۹،۱۹ " "
۳۳-۱۹۳۲ء میں " ۲۳۲،۱۰ " "

ان اعداد سے اس سرعت کا پتہ لگتا ہے جس سے ہندوستان کے زرعی رقبہ میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اسی طرح دنیا کے تمام ممالک میں زمین کے زرعی رقبہ میں اس زمانہ میں ایک نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی صداقت اور قرآن کریم کی پیشگوئی کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے ایک واضح دلیل ہے۔

پھر اس زمانہ میں تعلیمی ترقی۔ ذرائع آمدورفت کی سہولت۔ فصلوں اور جانوروں کی بیماریوں کا علم اور ان کے علاج۔ نئے نئے علمی انکشافات اور سائنٹیفک ایجادات اور دوسری زرعی آسانیوں کے باعث زمین کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ وہی زمین جو پہلے دو من غلہ پیدا کرتی تھی۔ اب نئے اور ترقی یافتہ ذرائع زراعت اختیار کرنے سے چار کہ چھ من تک غلہ پیدا کرنے لگ گئی ہے۔ چنانچہ وہ ممالک جن میں فن زراعت ترقی پر ہے۔ ان کی اوسط پیداوار دوسروں سے بہت زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر گیہوں کی پیداوار کی نسبت مختلف ممالک میں مندرجہ ذیل ہے:۔

ملک	پیداوار
کینیڈا	۱۷،۸
ڈنمارک	۳۹،۰
مصر	۲۴،۱
جرمنی	۲۰،۵
ہندوستان	۱۳،۰

اوپر کی نسبت سے ظاہر ہے کہ مغربی ممالک نے اپنی کوشش اور ہمت سے زمین میں کس قدر زرخیزی پیدا کر لی ہے۔ وہی زمین جس میں پہلے قلیل مقدار میں جنس پیدا ہوتی تھی۔ اب نئے اور مفید ذرائع اختیار کرنے سے پہلے سے دگنی اور تگنی مقدار میں غلہ پیدا کر رہی ہے۔ گویا کہ وہی زمین جس کا رقبہ ایک ایکڑ تھا۔ اب اپنی پیداوار دوگنے یا تین گنے ہونے کی وجہ سے دو ایکڑ یا تین ایکڑ کے برابر ہوگئی ہے۔ یہ کیفیت موجودہ ترقی کے زمانہ میں ہر جگہ نمایاں طور پر نظر آرہی ہے۔ اور قرآن کریم کی پیشگوئی اذا الارض مدت کو داخلی لحاظ سے پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر کر رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ زمین کی پیداوار کی اس کثرت کی پیشگوئی کو قرآن کریم میں واخرجت الارض اثقالہا کے الفاظ میں بھی بیان فرمایا گیا ہے۔

ہندوستان میں ابھی جہاں جہاں صحیح اصول زراعت کے مطابق زراعت شروع کی گئی ہے۔ زمین کی زرخیزی اور پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ مگر ابھی تک ہمارا ملک اس دوڑ میں مغربی ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ زمینداروں کی جہالت اور زراعت کے اصول اور صحیح طریق سے ناواقفیت ہے۔

اس کے علاوہ زمینداروں کا افلاس اور بے سروسامانی بھی بہت حد تک ہندوستان کی زرعی پستی کا باعث ہے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے زمینداروں کو جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ ترقی دینے کا انتظام فرمایا ہے۔ اور دیہاتی مدرسین تیار کئے جا رہے ہیں۔ جو علاوہ تعلیمی کام کے زمیندار اور ان کے مویشیوں کے لئے طبی امداد دینے۔ عمدہ اور سستے بیج مہیا کرنے۔ دیہات میں گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے۔ آپس میں تنازعات وغیرہ کے فیصلے کرنے اور دوسرے اہم امور میں ان کی مدد دینے کی کوشش کریں گے۔ زمینداروں کی فضول خرچی اور مختلف رسوم بیاہ شادی وغیرہ پر بے جا خرچ کی وجہ سے ان کی غربت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ایک مویشی کی موت زمیندار کی کمر توڑنے کے لئے کافی ہے اور مویشی خریدنے کے لئے وہ مہاجن سے سود پر روپیہ لیتا ہے۔ اور اپنی اور اپنی اولاد کی خوشحالی برباد کر لیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا اجرا سے ایک طرف تو رسوم پر بے جا اخراجات کو روکا۔ اور دوسری طرف امانت فنڈ کے قیام سے روپیہ جمع کرنے کی سہولت پیدا کر دی۔ جو ضرورت کے وقت کام آسکتا ہے۔

زمینداروں کی پستی کا ایک باعث ان کی مقدمہ بازی کی عادت بھی ہے۔ جس کی وجہ سے ہزار ہا روپیہ عدالتوں میں ضائع ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے قضاء کے محکمہ کا اجراء فرما کر احمدی زمینداروں کو اس نقصان عظیم سے بہت حد تک بچا لیا ہے۔ پھر زمینداروں میں محنت۔ تعاون اور چستی کی عادت ڈالنے۔ صحت کو ترقی دینے۔ مکانوں اور راستوں کی صفائی اور تعلیم کے عام کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا اجرا فرمایا ہے۔ اسی طرح گھریلو

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

نظامِ شمسی

سورج اور چاند کے بعد سیارگان کے متعلق کچھ ذکر کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ان کی ترتیب دائروں میں دی جاتی ہے جس سے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ یہ سیارگان خود روشن نہیں بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ جیسا کہ چاند حاصل کرتا ہے۔

اس نقشہ میں سب دائروں کا مرکز سورج دکھایا گیا ہے۔ جس سے باہر عطارد زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ ایسٹرائیڈز۔ مشتری۔ زحل۔ یورے نس۔ نیپچون اور پلوٹو کے راستے یا دور علی الترتیب ہیں۔ اب ان سب کا تھوڑا تھوڑا حال لکھتا ہوں۔

عطارد Mercury۔ یہ سیارہ جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے۔ سورج سے قریب ترین ہے۔ یہ جملہ سیارگان سے چھوٹا ہے۔ ہماری زمین سے نصف سے بھی کم ہے۔ سورج کی نزدیکی کی وجہ سے یہ بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ یہ یا تو سورج نکلنے سے کچھ دیر پہلے مشرق کیطرف یا سورج غروب ہونے کے معاً بعد افق مغرب پر دکھائی دیتا ہے۔ اور جب نظر آتا ہے۔ تو خاصہ چمکدار اور روشن ہوتا ہے۔ لیکن یہ صرف سال کے بعض حصوں میں ہی دکھائی دیتا ہے۔ جبکہ یہ اپنے دور میں سورج سے دور دور کے حصہ میں ہو۔ یاد رہے کہ جملہ سیارگان بالکل گول دائرے میں چکر نہیں لگاتے بلکہ ان کے دور بیضوی اس شکل کے ہیں

سیارے کا دور

سورج

میں ہوتے ہیں۔ اس سے آپ سورج سے دور میں نزدیکی یا دوری کو سمجھ جائینگے اگر کوئی آدمی عطارد میں جا کر سورج کو دیکھے۔ تو سورج اسے پانچ گنا بڑا دکھائی دے گا۔ موجودہ زمانہ کے فلکیات کے ماہروں نے بذریعہ حساب اور دوربین معلوم کیا ہے۔ کہ عطارد میں نہ تو پانی ہے۔ اور نہ ہی ہوا بلکہ یہ ایک مردہ اور جلی ہوئی دنیا ہے۔ جب عطارد پر سورج چمکتا ہے یعنی دن ہوتا ہے تو سورج کی حدت اس میں اتنی ہوتی ہے۔ کہ سیسہ آسانی سے اس حرارت میں پگھل سکتا ہے۔ اور جب رات ہوتی ہے تو اتنی سردی ہوتی ہے۔ کہ اس میں کسی جاندار کا زندہ رہنا محال ہے۔ یہ سخت سردی اس لئے پڑتی ہے۔ کہ وہاں ہوا وغیرہ جیسی کوئی فضا نہیں ہے۔

عطارد کا قطر تین ہزار ایک سو میل ہے۔ اس کا فاصلہ سورج سے اوسطاً تین کروڑ ساٹھ لاکھ پچاس ہزار میل ہے یہ سورج کے گرد اٹھاسی دنوں میں ایک گردش پوری کرتا ہے۔

زہرہ یا Venus۔ عطارد کے بعد زہرہ کا دور آتا ہے۔ یہ سیارگان میں روشن ترین سیارہ ہے۔ جب یہ آسمان پر نکلا ہوا ہو تو اتنا روشن اور کوئی ستارہ نظر نہیں آتا ہے۔ آجکل یہ مغرب کی طرف غروب آفتاب کے بعد نکلتا ہے۔ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان آپ مغرب کی طرف منہ کریں۔ تو یہی روشن ترین چیز آسمان پر نظر آئے گی۔ اس کے سامنے جملہ ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔ اور اس طرح سورج اور چاند کو چھوڑ کر اس کا نمبر ہے۔ عطارد کی طرح یہ بھی یا تو صبح کو نظر آتا ہے یا بعد غروب آفتاب عطارد کی نسبت یہ زیادہ دیر تک آسمان پر دکھائی دیتا ہے۔ لیکن بعد غروب آفتاب تین گھنٹہ تک ہی آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ عرصہ اس کے زیادہ سے زیادہ نظر آنے کا ہے۔ جب یہ اپنے دور میں ایسے مقام پر ہو کہ سحری کے وقت نظر آئے۔ تو اس کا نظارہ اور بھی دلربا ہوتا ہے۔

قد و قامت میں یہ زمین کے تقریباً برابر ہے۔ اس کی تیز روشنی اس وجہ سے ہے۔ کہ اس کے گرد بادلوں کے غلاف ہیں۔ جب کبھی سفید رنگ کے بادل آسمان پر ہوں تو سورج کی روشنی سے یہ اس قدر چمکتے ہیں۔ کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ اسی طرح زہرہ کے بادل سورج کی روشنی سے چمکتے ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہم لطف اٹھاتے ہیں۔ بادلوں کے اس غلاف کی وجہ سے ہی زہرہ کی اصلی حالت تا حال معلوم نہیں ہو سکی۔

چونکہ عطارد اور زہرہ کے دور زمین کے دور کے اندر ہیں۔ اور گردش کرتے ہوئے یہ سیارے سورج اور زمین کے درمیان سے گزرتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی چاند کی طرح پہلے ہلال اور پھر آہستہ آہستہ بدر کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ مگر نہ عطارد کے ساتھ اور نہ زہرہ کیساتھ کوئی چاند ہے۔ زہرہ کا قطر ے ہزار چھ سو میل ہے۔ اس کا اوسطاً فاصلہ سورج سے چھ کروڑ اکہتر لاکھ ستر ہزار میل ہے اور سورج کے گرد دو سو پچیس دن میں اپنی گردش پوری کرتا ہے۔

یہ امر کہ عطارد اور زہرہ اپنے محور کے گرد کتنے عرصہ میں ایک چکر پورا کرتے ہیں تا حال معلوم نہیں ہو سکا۔

زمین۔ زہرہ کے بعد زمین کا دور آتا ہے اس میں یہ بات زائد ہے۔ کہ اس کے ساتھ ایک چاند ہے۔ زمین گیند کی طرح گول ہے۔ مگر قطبین کیطرف سے قدرے پچکی ہوئی ہے۔ دیگر سیارگان کی طرح یہ بھی سورج کی روشنی میں چمکتی ہے۔ اور دوسرے سیارگان سے اسے دیکھا جائے۔ تو یہ بھی زہرہ وغیرہ کیطرح دکھائی دیگی۔ اس کے ثبوت کے طور پر میں اپنے مضمون کے پہلے حصہ میں بتا آیا ہوں۔ کہ ہم زمین کی چمک کو چاند میں دیکھتے ہیں جبکہ وہ ہلال کی حالت میں ہو۔ اس وقت اس کا روشن پھانک کو چھوڑ کر چاند کی باقی ٹکیہ پر جو مدھم سی روشنی ہوتی ہے۔ وہ دراصل زمین کی چمک ہوتی ہے جسے اصلاح میں Earth Shine یا زمین کی چمک کہتے ہیں۔ سردیوں میں زمین سورج سے اپنے نزدیکی دور میں ہوتی ہے۔ اور گرمیوں میں اپنے دور کے دور کے حصہ میں۔ پس سردی اور گرمی کے موسم اس وجہ سے نہیں ہیں کہ گرمیوں میں زمین سورج کے قریب ہوتی ہے اور سردیوں میں دور۔ کیونکہ معاملہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے برعکس ہوتا ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ سورج اور زمین میں مختلف وقتوں میں مختلف زاویے ہوتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ گرمیوں میں سورج سر پر ہوتا ہے۔ لہذا اس کی شعاعیں زمین پر سیدھی پڑتی ہیں۔ پس باوجودیکہ سورج گرمیوں میں زمین سے دور ہوتا ہے۔ مگر ہم زیادہ گرمی محسوس کرتے ہیں۔ برخلاف اسکے سردیوں میں سورج کی شعاعیں چونکہ زمین پر ترچھی پڑتی ہیں۔ اس لئے باوجودیکہ سورج ہم سے نزدیک ہوتا ہے۔ مگر ہم سردی محسوس کرتے ہیں۔ جب شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں تو پھیل جاتی ہیں۔ اور اس طرح ان کی حرارت بھی پھیل جاتی ہے لیکن جب شعاعیں سیدھی پڑیں تو وہ تیز ہوتی ہیں۔ اس لئے گرمی محسوس ہوتی ہے۔ زمین کا قطر سات ہزار نو سو بیس میل ہے۔ اس کا فاصلہ سورج سے اوسطاً نو کروڑ اٹھائیس لاکھ ستر ہزار میل ہے سورج کے گرد سوا تین سو پینسٹھ دن میں ایک گردش پوری کرتی ہے۔ اور اپنے محور کے گرد ۲۳ گھنٹے اور چھپن منٹ میں ایک چکر

جماعت احمدیہ میں خلافت اور غیر مبایعین

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا نبی اور رسول مقرر فرمایا تا آپ کے ذریعہ انسانی قلوب کی اصلاح کا اہم کام سر انجام پائے۔ اور اسلام کی وہ حقانیت اور صداقت جو مرور زمانہ کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکی تھی از سر نو تازہ ہو جائے اور اسلام کا وہ خوبصورت اور منور چہرہ جسے غبار آلود اور بدنما کر دیا گیا تھا۔ دوبارہ اپنی صحیح اور روشن شکل میں دنیا کے سامنے نمودار ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر تجدید دین کا ایسا شاندار کام کیا ہے۔ اور صداقت اسلام کو ایسے اعلےٰ اور مضبوط براہین کے ساتھ دنیا میں پیش کیا ہے۔ کہ اس کی نظیر گذشتہ زمانہ میں نہیں ملتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے مامور اور مرسل دنیا میں ابدی زندگی لے کر نہیں آتے۔ بلکہ باقی انسانوں کی طرح فنا اور بقا کا قانون ان پر بھی حاوی ہوتا ہے۔ اور وہ ایک زمانہ گذار کر۔ اور راستی اور صداقت کا بیج دنیا میں بو کر اپنے رفیق اعلےٰ سے جا ملتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ جس پیغام اور کام کو دنیا میں لے کر آتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی وہ اپنے ہاتھ سے کر جاتے ہیں۔ اور سچائی کی وہ تعلیم جو انہیں خدا کی طرف سے ملی ہوتی ہے۔ اسے وہ لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ مگر اس کی پورے طور پر نشو ونما ایک لمبا زمانہ چاہتی ہے۔ اور ان کے مشن کی تکمیل بعض حالات میں صدیوں تک ممتد ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن وتشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔" (الوصیت ص۵)

اس عبارت سے یہ امر واضح ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے کام کی تکمیل تمام تر ان کے زمانہ میں نہیں ہو جاتی۔ بلکہ وہ اپنی محدود زندگی میں اسکی تخم ریزی کر جاتے ہیں اور باقی کام ان کے بعد خلفاء کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام عبارت مندرجہ بالا کے آخر میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔" (رسالہ الوصیت)

اللہ تعالےٰ کی اس سنت کے ماتحت ضرور تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام بھی آپ کے بعد جاری رہتا۔ اور اس کی تکمیل خلفاء کے ذریعہ ہوتی۔ اور آپ نے اپنے بعد خلافت کا صریح الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ حمامۃ البشریٰ ص۳۷ پر آپ فرماتے ہیں ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ۔ من خلفائہ الی ارض دمشق کہ مسیح موعودؑ یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کا سفر اختیار کرے گا۔ اس عبارت میں حضرت اقدس نے اپنے بعد بہت سے خلفاء کا ذکر کیا ہے۔

لیکن جس طرح آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ آپ کے بعد سلسلہ خلافت قائم ہو گا۔ اسی طرح آپ نے اس امر کی بھی قبل از وقت خبر دیدی تھی۔ کہ خدا تعالےٰ کے مقررہ قانون کے ماتحت اس خلافت کی مخالفت بھی کی جائے گی۔ اور کئی لوگ ایسے ہونگے جو اس روحانی نظام کو مٹانے کے درپے ہونگے مگر اللہ تعالےٰ انہیں اپنے منصوبوں میں ناکام رکھے گا۔ اور ان کی یہ کوششیں کبھی بار آور نہ ہوں گی۔ آپ فرماتے ہیں:۔ "رویا دیکھا کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن گیا ہوں ... اور ایسی صورت واقعہ ہے کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے یعنی وہ گروہ میری خلافت کے امر کو روکنا چاہتا ہے۔ اور اس میں فتنہ انداز ہے۔ تب میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہیں اور شفقت اور تودد سے مجھے فرماتے ہیں یا علی دعھم وانصارھم وزراعتھم۔ یعنے اے علی ان سے اور ان کے مددگاروں اور ان کی کھیتی سے کنارہ کر۔ اور ان کو چھوڑ دے اور ان سے منہ پھیرلے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۲۱۶)

پس وہ لوگ جو آج خلافت احمدیہ سے روگردان ہیں۔ اور ان کی زیادہ تر کوشش اس کام میں لگی ہوئی ہے۔ کہ کسی طرح اس خلافت حقہ کو نقصان پہونچائیں۔ وہ غور کریں کہ اپنی اس روش سے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مسیح کے واضح ارشادات کے کسقدر خلاف عمل کر رہے ہیں۔ اور خلافت کی مخالفت میں ان کی مشابہت کس قوم سے دی گئی ہے۔ اور زیادہ افسوسناک امر یہ بھی ہے۔ کہ آج جن لوگوں کی طرف سے اس روحانی نظام کی زیادہ مخالفت کی جا رہی ہے۔ کسی زمانہ میں یہی لوگ خلافت احمدیہ کی تائید کرنے والے۔ اور لوگوں کو اس کی اتباع کی تاکید کرنے والے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اور ان کے بہت سے دیگر رفقاء نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی خلافت کا اعلان کیا۔ اور پھر لوگوں کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ جلد سے جلد حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت قبول کریں۔ چنانچہ انہوں نے لکھا:۔ "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے۔ آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعودؑ باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا" (ضمیمہ اخبار الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

اسی طرح ایک اعلان میں تحریر کیا "یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبروں کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔"

پھر ایک اور مضمون میں مولوی محمد علی صاحب خلافت اولیٰ کے متعلق لکھتے ہیں "کسقدر فضل خدا ہم پر ہے کہ اس دوہری غرض کو پورا کرنے کیلئے ہمیں اس نے کسقدر اچھا سامان عطا فرمایا ہے۔ یعنی ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح کے پاک وجود سے ضروریات دین کے استفادہ کا کیا اچھا موقعہ دیا ہے جس سے بہتر اور مخلص ناصح دنیا میں تمہیں کہیں نہیں مل سکتا" (ریویو اردو نومبر ۱۹۱۲ء)

مگر کسقدر تعجب اور حیرت اور عبرت کا مقام ہے کہ یہی لوگ جو کسی زمانہ میں خلافت احمدیہ کی پرزور تائید کرنیوالے تھے۔ آج اس کے مٹانے والوں کی صف اول میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ اور عناد اور تعصب کی یہانتک حد ہو گئی ہے۔ کہ احرار جیسے معاندین اور سلسلہ کے اندرونی منافقین کی یہ لوگ ہر لحظہ تائید کرتے رہتے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب یہ اعلان کر چکے ہیں کہ جو اصحاب اس جھوٹی خلافت کے بت کو توڑنے کے لئے اٹھے ہیں۔ اور جو جماعت کے سامنے تحقیقات کا رستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ وہ یقیناً سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور ہماری ہمدردی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سیٹ مفت حاصل کرنیکا نادر موقعہ

جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سیٹ جس کی قیمت مبلغ پچیس روپیہ ہے۔ مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے **بک ڈپو تالیف واشاعت "قادیان"** نے یہ سہولت مہیا کی ہے۔ کہ اگر وہ حضور علیہ السلام کی ستر کتب کے سیٹوں کے دس خریدار بنائیں گے۔ تو انہیں ایک سیٹ مفت دیا جائے گا۔ شائقین جلد سے جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی ماہوار کارگذاری

ماہ شہادت ۱۳۱۹ھ

(۲)

مجلس خدام الاحمدیہ کی کارگذاری بابت ماہ شہادت کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

خدمت خلق

بیشتر مقامی اور بیرونی مجالس بیماروں کی عیادت۔ مریضوں کے لئے دوائی مہیا کرنے۔ مسافروں کو کھانا کھلانے اور حتی الوسع آرام پہنچانے اور راہ گیروں کو راستہ بتانے میں کوشاں رہیں۔ دارالانوار اور دارالفضل میں دارالشیوخ کے لئے آٹا جمع کیا گیا۔ دارالبرکات کے خدام سٹیشن پر مسافروں کی مدد کے لئے جاتے رہے۔ وضو کے لئے ٹوٹیوں میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ اور ایک نادار کی نقدی سے مدد کی گئی۔

بورڈنگ تحریک جدید کے خدام نے ایک ٹی پارٹی اور ایک دعوت ولیمہ کے انتظام میں مدد دی۔ محلہ کی مردم شماری کی مسجد کے لئے چٹائیوں کا انتظام کیا۔ ایک بیمار کی باقاعدہ تیمارداری کی۔ دارالشیوخ کے لئے سرد و گرم کپڑے مہیا کئے۔ ایک بیوہ کو سودا لاکر دیا۔

دارالشیوخ کے خدام ایک بیوہ کو دو دو وقت کھانا لاکر دیتے رہے مہمانوں کے لئے بستروں کا انتظام کیا۔

ناصر آباد میں مسجد کی صفائی کے علاوہ بعض نابیناؤں کو ہر روز لنگر سے کھانا لاکر دیا جاتا رہا۔

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے پانچ خدام فسٹ ایڈ کا کام سیکھ رہے ہیں۔

مسجد مبارک کے خدام نے ایک گم کردہ راہ ہندو عورت کو اس کے مکان پر پہنچایا۔

دارالفضل میں ایک ضعیف بیوہ کو مکان تبدیل کرنے میں مدد دی گئی۔ ایک بیمار مزدور کو ہسپتال پہنچایا گیا ایک مکان کی بجلی درست کی گئی۔

بیرونی مجالس

شیخوپورہ میں جانوروں پر ظلم نہ کرنے کی تلقین کی گئی۔ تجہیز و تکفین میں ایک موقع پر مدد دی گئی۔ ایک شادی کی تقریب پر انتظامات میں مدد کی گئی۔

روپڑ ضلع انبالہ میں راستے سے پتھر وغیرہ ہٹائے گئے۔ ایک ہندو عورت کی گٹھڑی اٹھا کر منزل مقصود پر پہنچائی گئی۔ بیساکھی کے موقعہ پر بھی خدمت کا موقعہ ملا۔

ناسنور کشمیر میں ایک بیمار کو چائے اور روٹی پہنچائی گئی۔

چک نمبر ۹۹ شمالی میں ایک شخص کا سامان دو میل تک اٹھایا گیا۔ ایک بیمار کی آنکھ صاف کرائی گئی۔

نرائن گڑھ ضلع انبالہ میں آٹھ آنے کی ادویہ تقسیم کی گئیں۔ بازار میں پانی کے لئے سبیل لگوائی گئی۔ جو چار ماہ تک قائم رہے گی۔ ایک مہاجن کے مکان میں آگ لگ گئی تھی۔ اس موقعہ پر ایک خادم نے چند ہندوؤں کو ساتھ لیا۔ اور ساکنین کو آگ کے خطرے سے باہر نکالا۔ ایک ضعیف العمر کو پانی پہنچایا جاتا رہا۔

کریم پور ضلع جالندھر میں ایک اجنبی مریض کو اپنے گھر ٹھہرا کر ایک رکن نے اس کا علاج کرایا۔ اور ۳ میل کے فاصلے سے دوائی لاکر دیتا رہا۔

چک نمبر ۳۳ جنوبی میں دو بیماروں کی خبر گیری کی گئی۔

لائل پور میں ایک صاحب ہندو کو چنیوٹ تک کا کرایہ دیا گیا۔ ایک لائبریری میں "الفضل" جاری کرایا گیا۔ عیادت مرضیٰ ہوتی رہی۔ ۶ عدد نماز مترجم تقسیم کی گئی۔

گوجرانوالہ میں مسافروں کا سامان کئی میل تک اٹھا کر لے جایا گیا۔ بعض گمشدہ بچے لواحقین تک پہنچائے گئے بعض حاجتمندوں کو گندم لیوا کر دی گئی۔ ایک مریض کی مالی مدد کی گئی۔ بعض ناداروں کو کھانا اور کپڑے دیئے گئے۔

شکار ماچھیاں میں ایک بیمار کو ڈیرہ بابا نانک سے دوائی لاکر دی گئی۔ ایک معذور کو کندھے پر اٹھا کر جمعہ کے لئے لایا اور نماز کے بعد واپس پہنچایا گیا۔ دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔

کنری سندھ میں بیمار پرسی کی گئی

یادگیر دکن میں ایک جانور کی جان بچائی گئی۔ ایک گاڑی سے سامان اتروایا۔ ایک مریض کو دوائی لاکر دی۔ مہمانوں کی خاطر داری کی گئی۔ اندھوں کو راستہ دکھایا گیا۔

لودھراں ضلع ملتان میں ۱۶ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ تیمارداری کے علاوہ ۴ مسافروں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ ایک مکان میں آگ لگ گئی۔ خدام نے اسے بجھانے میں مدد دی

انبالہ شہر میں عیادت مرضیٰ کے علاوہ غرباء اور ہمسایوں کی حتی الوسع امداد کی جاتی رہی۔

مونگھیر میں عیادت مرضیٰ کے علاوہ مسافروں کے آرام کے لئے مختلف رنگوں میں کوشش جاری رہی۔ ایک جلسہ میں مہمانوں کی خدمت کی گئی۔ ایک قبر کھود دی گئی۔ ایک اور موقعہ پر تجہیز و تکفین میں مدد کی گئی۔

نواب شاہ سندھ میں ایک احمدی کی روزانہ عیادت کی گئی۔

لدھیانہ۔ کیرنگ۔ راولپنڈی سیالکوٹ شہر۔ شاہدرہ۔ جمشید پور برہمن بڑیہ۔ آگرہ۔ اور لودھراں میں بیماروں کی عیادت کی جاتی رہی لدھیانہ میں خدام نے سودا سلف لاکر دیا۔ بعض بیواؤں کو کھانا کھلایا۔ ایک مسافر کی نقدی سے مدد کی۔ ایک غیر احمدی کی دعوت کے انتظامات میں مدد دی۔ ایک شادی کے موقعہ پر پانی پلایا گیا۔

کیرنگ میں معذوروں کا سودا سلف لایا جاتا رہا۔ ایک دفعہ گاؤں سے چار میل دور آگ لگ گئی۔ خدام نے اس کو بجھایا۔ ایک میت کی تجہیز و تکفین کی گئی سیالکوٹ میں ایک شخص کا بوجھ اٹھایا گیا۔ (باقی)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۳ مئی - یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ شمالی فرانس کی لڑائی میں جرمن فوجوں کو نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا ہے - چنانچہ پانچ لاکھ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں -

آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہماری پالیسی یہ ہے - کہ ہندوستان کو برطانوی کامن ولیتھ میں آزاد اور مساوی حصہ دیا جائے - یہ ہندوستان کا حق ہے - ۳۵ء کے ایکٹ کی موجودہ سکیم اور اس کے متعلق تجاویز پر جنگ کے اختتام پر دوبارہ غور کیا جائیگا اور تمام سوالات کا فیصلہ گفت و شنید سے کیا جائیگا - لیکن ہنوز سب سے بڑی مشکل یہی ہے - کہ آئندہ کانسٹی ٹیوشن سے تعلق رکھنے والے بنیادی مسائل کے متعلق بھی ہندوستانیوں میں شدید اختلاف ہے -

آج برطانوی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کیپٹن رمزے کو جدید حفاظتی قانون کے ماتحت پولیس نے گرفتار کر لیا - گرفتاری سے قبل پولیس نے پارلیمنٹ کے سپیکر سے اجازت حاصل کی -

حکومت نے اعلان کیا ہے کہ غیر ممالک کے جو پناہ گزین انگلستان میں ہیں - ان کے لئے بھی ان پابندیوں پر عمل لازمی ہے - جو غیر ملکیوں کے لئے مقرر ہیں - مثلاً پولیس کی اجازت کے بغیر وہ پانچ میل سے زیادہ سفر نہیں کر سکتے - موٹر کار - کیمرا - کوئی نقشہ اور اسلحہ نہیں رکھ سکتے -

دہلی ۲۴ مئی - وزیر ہند کے اعلان پر سب سے قبل گاندھی جی نے بیان دیا اور کہا ہے - کہ مغربی محاذ پر ہر گھڑی خون کی ندیاں بہ رہی ہیں اور پر امن گھر برباد ہو رہے ہیں - اس لئے اس موقعہ پر اس اعلان کے متعلق میں کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتا - اور سیاسی الجھنوں کو سلجھانے کے لئے اپنی پوری کوششیں صرف کر دونگا - تاکہ ملک میں امن و امان رہے - پنڈت نہرو نے کہا - کہ اس اعلان میں ترمی سے

کام لیا گیا ہے - برطانیہ کی موجودہ مشکلات سے فائدہ اٹھانا ہندوستان کی عزت اور شان کے خلاف ہے -

سر محمد یعقوب صاحب نے اپیل کی ہے - کہ ہندوستان کے دفاع کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس بلائی جانی چاہیئے - کانگرس کی طرف سے گاندھی جی اور مولانا آزاد اور لیگ کی طرف سے سر سکندر حیات خان - مسٹر جناح اور مسٹر فضل الحق اسے بلانے میں ابتدا کریں -

پیرس ۲۴ مئی - مغربی محاذ کے متعلق تھوڑی دیر قبل فرانسیسی حکومت نے ایک اعلان کیا ہے - کہ شمالی فرانس میں سوم کے مورچوں پر دشمن اپنا دباؤ بڑھانے کی پوری کوشش کر رہا ہے - جو مورچے ہم نے لے لئے تھے - ہماری فوجیں ان پر ڈٹی ہوئی ہیں - سیڈان کے جنوب میں اس نے کئی حملے کئے - مگر زیادہ آگے نہ بڑھ سکا - اس کی مسلح گاڑیاں بلگون تک پہنچ چکی ہیں - اور اتحادی ان کا پورا پورا مقابلہ کر رہے ہیں - بلجین اور انگریزی فوجیں شمال میں اور فرانسیسی جنوب میں لڑ رہی ہیں - اور اس اور ان کے درمیان ایک دراڑ پیدا ہو گئی ہے - اتحادی فوجیں ہالینڈ کے جنوب مغربی کونے سے لے کر بلیان تک پھیلی ہوئی ہیں - اور پھر مغرب سے ہو کر آراس تک پہنچتی ہیں - یہاں سے اتحادی مورچوں کی لائن جنوب مغرب کی سمت رتھیل اور رمان میڈی تک جاتی ہے - جہاں سے میجنو لائن شروع ہوتی ہے -

لنڈن ۲۴ مئی - رائٹر کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ حالت بہت نازک ہے - اور کچھ دیر تک یہی حال رہے گا - کہ کبھی ایک پلڑا بھاری ہو جائے گا - اور کبھی دوسرا - خیال ہے - کہ اتحادی اس وقت تک ڈٹا

جوابی حملہ نہیں کریں گے - جب تک جنرل ویگان پوری پوری تیاری نہیں کر لیتے

برطانیہ نے جرمن جاسوسوں کو پکڑنا شروع کر دیا ہے - ادھر روس کی نو آبادیات نے بھی کمیونسٹوں کو پکڑنے کے لئے خاص پولیس بھرتی کی گئی ہے - آسٹریلیا میں ۹ کمیونسٹ اخباروں پر پابندیاں لگا دی گئی ہیں

سر سیموئیل ہور کو سپین کے دار السلطنت میڈرڈ میں برطانوی سفیر بنا کر بھیجا جا رہا ہے

لنڈن ۲۴ مئی - کل رات ہاؤس آف کامنز میں وزیر ہند نے جو بیان دیا تھا - اس سے برطانیہ اور ہندوستان دونوں جگہ یہ خواہش پیدا ہو گئی ہے کہ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ضرور ہو جانا چاہیئے - سٹاٹسمین نے لکھا ہے کہ گاندھی جی اور مسٹر جناح اپنے اصول کو چھوڑے بغیر سمجھوتہ کی کوئی صورت نکال سکتے ہیں - اس بارہ میں وزیر ہند اور وائسرائے ہند ان کی مدد کریں گے - مسٹر ستیہ مورتی نے کہا ہے کہ وزیر ہند کو ہوائی جہاز میں یہاں آنا چاہیئے - تا ہندوستان کا قضیہ یہیں طے ہو سکے -

دہلی ۲۴ مئی - اب لڑائی میں مدد دینے کے لئے زیوروں کی صورت میں بھی چندہ دیا جا سکیگا - لیڈی لنلتھگو کے نام سے ایک فنڈ اس غرض سے کھولا گیا ہے جس سے ہندوستانی سپاہیوں کے لئے ایمبولینس اور ایکس رے کا سامان خرید اجائیگا - گورنر پنجاب نے کچھ زیورات اپنی طرف سے دیکر اس کی ایک شاخ پنجاب میں کھول دی ہے - پچھلی لڑائی میں ایک ایسا فنڈ برطانیہ میں کھولا گیا تھا جس میں ۶۰ ہزار پاؤنڈ سے زیادہ جمع ہوئے تھے -

لنڈن ۲۴ مئی - جرمن فوجوں نے بولوگن کی بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے - یہاں سے انگریزی فوجوں کو واپس بلا لیا گیا ہے - یہ قبضہ جرمن موٹر فوج کے

ان دستوں نے کیا - جو اراس سے مغرب کی طرف بڑھ رہے تھے - یہاں ایک اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ حالت بہت نازک ہے - گورنمنٹ لوگوں سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتی - مگر فوجی ہیڈ کوارٹرز سے خبروں کا آنا مشکل ہو رہا ہے - اس لئے کہا نہیں جا سکتا - کہ جرمن فوجیں کہاں کہاں پہنچ چکی ہیں -

جرمنوں نے بلجیم کے بادشاہ اور برطانوی کمانڈر انچیف لارڈ گارٹ کے بارہ میں بعض بے پرکی اڑائی تھیں سرکاری طور پر ان کی تردید کی گئی ہے شاہ لیوپولڈ اپنی فوجوں کے ساتھ بلجیم میں اور لارڈ گارٹ اپنی فوجوں کے ساتھ فرانس میں ہیں -

ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز کل دن بھر لڑائی کے میدان میں مصروف رہے - انہوں نے ۲۳ جرمن جہاز گرائے اور ۳۵ کو نقصان پہنچایا - ہمارے آٹھ جہاز واپس نہیں آئے - اور چار کو نیچے اترنا پڑا - جرمنی کی ایک گاڑی کو بھی تباہ کر دیا گیا - جو گولہ بارود میدان جنگ میں لا رہی تھی -

ٹوکیو ۲۴ مئی - جاپان کے دفتر خارجہ کے ایک افسر نے کہا - کہ جرمنی نے جاپان کو یقین دلا دیا ہے کہ ڈچ ایسٹ انڈیز کے معاملات میں وہ کوئی دخل نہ دیگا - جاپان نے اٹلی کو بھی اس بارہ میں لکھا تھا - مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا -

قاہرہ ۲۴ مئی - پولیس نے ایک خفیہ ریڈیو ٹرانسمیٹر کا پتہ لگایا ہے جو جرمنی کا پروپیگنڈا کرتا تھا - اس سلسلہ میں کئی غیر ملکی پکڑے گئے ہیں -

فلسطین میں گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کر دی گئی ہیں - اب اس کا وقت گرین وچ کے وقت سے ۳ گھنٹے آگے ہوا کرے گا -

پیرس ۲۴ مئی - آج جرمن ہوائی جہازوں نے فرانس پر پرواز کی - فرانسیسی توپوں نے گولے پھینکے - دو شہروں پر بمباری بھی کی گئی -

احمدیت کی پہلی کتاب باتصویر

دوسرا شاندار ایڈیشن

سب سے زیادہ خوشکن بات یہ ہے۔ کہ اس کا پہلا ایڈیشن صرف دو ماہ میں ختم ہو گیا۔ اور زیادہ آرڈروں کی وجہ سے اس کا دوسرا شاندار ایڈیشن شائع کرنا پڑا۔ اس سے بھی زیادہ لطف کی بات یہ ہے۔ کہ کاغذ کی قیمت دو گنی ہو جانے کے باوجود اس کی قیمت پہلے سے ایک آنہ کم یعنی صرف ۳؍ علاوہ محصولڈاک کر دی گئی ہے۔ اس لئے اپنی اولین فرصت میں اس کا آرڈر دیجئے محصولڈاک ۱؍۔ اس میں چھوٹی چھوٹی پر لطف نظمیں۔ کہانیوں اور تصویروں کے ذریعے ننھے احمدی بچوں میں احمدیت کی روح پھونکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پس آج ہی ۴ کے ٹکٹ بھیجکر اپنے ننھے بچوں کے لئے ننھا تحفہ منگوا لیجئے۔

احمدیت کی ننھی کتاب اور دوسری کتاب

یہ دونو کتابیں ابھی زیر طبع ہیں انشاء اللہ جلد آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ ننھی کتاب احمدیت کی پہلی کتاب کا پہلا حصہ ہے۔ اور دوسری کتاب اس کا دوسرا حصہ ہے

رسالہ ”گل رعنا“

ہماری جماعت میں مردوں عورتوں اور نوجوانوں کے لئے تو رسالے اخبار وغیرہ سب کچھ موجود ہیں لیکن بچوں کے لئے ایسا پہلا قدم صرف ہمارا ہی ہے۔ کیونکہ مدت سے دل میں تڑپ تھی۔ کہ ننھے بچوں کے لئے بھی کوئی آسان رسالہ چاہئے۔ اس لئے ایک رسالہ رنگین ٹائیٹل خوبصورت شکل میں شائع کیا گیا ہے جو کہ ماہوار نکلا کرے گا۔ اس کا سالانہ چندہ برائے نام یعنی صرف ایک روپیہ رکھا گیا ہے۔ جن دوستوں کے دل میں خواہش ہے۔ کہ اپنے ننھے بچوں کو شروع ہی سے احمدیت کا نمونہ بنائیں۔ ان کے لئے رسالہ کی سالانہ قیمت صرف ایک روپیہ کچھ بھی بات نہیں۔ اس لئے آج ہی ایک روپیہ منی آرڈر کر کے رسالہ کے خریدار بن جایئے۔ آج کل کاغذ کے بہت زیادہ گراں ہونے پر بھی اتنی سستی قیمت رکھی گئی ہے۔ نمونہ ۲؍

ایک عیسائی کے خط کا جواب

کچھ عرصہ ہوا کسی عیسائی کا خط ایک غیر احمدی نے شائع کیا تھا۔ جو الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس کے جواب کا ہم نے ہی پہلا قدم اٹھایا ہے۔ جو کہ نہایت نایاب تحفہ تبلیغ ہے۔ ہر احمدی بھائی کو ایک روپیہ سینکڑہ کے حساب سے زیادہ سے زیادہ منگوا کر تقسیم کرنا چاہئے۔

بچوں کی تربیت { یہ کتاب ملک کے ہر طبقہ کے لوگوں نے بلا لحاظ مذہب و ملت پسند کی ہے۔ اسکا دوسرا شاندار ایڈیشن شائع کرنا پڑا ہے۔ یہ کتاب ہر والد اور والدہ اور ہر مدرس کے لئے لازمی ہے۔ تاکہ وہ سمجھ سکے کہ علم النفس کے ماتحت بچوں کی کس طرح تربیت کی جاتی ہے۔ یہ کتاب صوبہ سی پی و صوبہ سرحد میں بطور سپلیمنٹری ریڈر منظور ہو چکی ہے۔ حالانکہ کاغذ مہنگا ہو گیا ہے لیکن پھر بھی قیمت وہی یعنی ۴؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔

احمدیہ تبلیغی چارٹ { یہ چارٹ چار رنگا ہے۔ درمیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبیہ مبارک ہے۔ قابل دید شے ہے۔ قیمت صرف ۱؍ علاوہ محصولڈاک۔

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

قادیان میں ملنے کا پتہ:- احمدیہ بک ڈپو قادیان۔ بھائی شیر محمد صاحب احمدیہ بازار قادیان۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب درجہ پٹھانکوٹ

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۱۱ء

محمد شریف۔ محمد شفیع وغیرہ راجپوت المشہور تیلی سکنائے میرتھل

بنام

دہرت رام وغیرہ

دعوےٰ استقرار حق

بنام خوشی رام ولد کرم چند گجراتی ساکن میرتھل تحصیل پٹھانکوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی خوشی رام مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام خوشی رام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۱۵ ۶/۴۰ مقام پٹھانکوٹ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۵-۵-۴۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔